رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

THE ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۲ محرم ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۳۸

تاجدار دکن کے خلاف لیڈرانِ احرار کی فتنہ انگیزی

آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب ریلوے اینڈ کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کو اعلیٰحضرت حضور نظام شہریار دکن نے علی گڑھ یونیورسٹی کا چانسلر ہونے کی حیثیت سے علی گڑھ یونیورسٹی کے کورٹ کا ممبر جب سے نامزد فرمایا ہے احرار جوشِ غیظ و غضب میں آئین اخلاق کو بالائے طاق رکھتے ہوئے جہاں جماعت احمدیہ کے خلاف زہر اُگل رہے ہیں۔ وہاں اعلیٰحضرت حضور نظام دکن کی ذات ستودہ صفات کے خلاف بھی زبانِ طعن دراز کر رہے۔ اور انہیں نہایت ناروا اور نا ملائم الفاظ سے یاد کر رہے ہیں۔ اعلیٰحضرت حضور نظام اسلامیانِ ہند کے ایک محبوب تاجدار ہیں۔ اور اپنے مشہور خصائل علم نوازی اور اسلام پروری کی وجہ سے مسلمانوں میں نہایت ہر دلعزیز ہیں۔ آپ دیوبند۔ ندوہ۔ علی گڑھ اسلامیہ کالج اور دوسرے صدہا اسلامی اداروں کی نہایت دریا دلی اور فیاضی سے معاونت فرماتے رہے ہیں۔ اور آپ کی بدولت بیسیوں علماء وسائلِ معاش سے بے نیاز ہیں۔ پھر آپ کو خدا تعالےٰ نے حکمرانی کا ایسا ملکہ عطا فرمایا ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں حیدر آباد کی سلطنت کو آپ نے بہت بڑی ترقی دے کر چار چاند لگا دیئے ہیں۔ آپ کے زیر نگیں خطہ میں تمام فرقے مودت و محبت سے رہتے۔ اور آپس میں وہ امتیازات روا نہیں رکھتے۔ جو ان کی زندگی کو تلخ بنا دیں یہ سب امور ایک طرف رکھیں۔ اور دوسری طرف محض اتنی سی بات پر کہ کیوں آپ نے آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خاں صاحب کو علی گڑھ یونیورسٹی کے کورٹ کا ممبر نامزد فرمایا۔ احرار کی اس فتنہ انگیز روش کو دیکھیں جس کا وہ اظہار کر رہے ہیں۔ تو ہر شخص یہ کہنے پر مجبور ہوگا۔ کہ احرار کو ملت اسلامیہ کے مفاد سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ وہ افتراق و انشقاق کی خلیج وسیع کرنے اور مسلم اکابر پر گند اچھالنے میں تو انتہائی طور پر بے باک واقعہ ہوئے ہیں۔ مگر ملت کی منفعت کے لئے کوئی کام کرنا ان کے لئے ناممکن ہے۔ کونسا دردمند مسلمان ہے۔ جسے مولوی عطاء اللہ صاحب کے یہ الفاظ بے چین کرنے کے لئے کافی نہیں۔ جو انہوں نے لدھیانہ میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہے۔ کہ

"مسلمانو۔ سنا کیا ہوا۔ نواب حیدر آباد نے ظفر اللہ کو علی گڑھ یونیورسٹی کا چانسلر بنا دیا۔ اب ہمیں حیدر آباد اور علی گڑھ یونیورسٹی کی اینٹ سے اینٹ بجانی ہے"

پھر کونسا وہ مسلمان ہے۔ جو مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی کی اس روش کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھ سکے۔ جس کا اظہار انہوں نے لدھیانہ میں ان الفاظ میں کیا۔ کہ "میں اس نواب کو اعلیٰحضرت نہیں کہونگا۔ نہ حضور۔ اور نہ نظام کہوں گا۔ اس کا نام لوں گا" کیا کوئی بھی شخص جسے قسام ازل کی طرف سے فہم و فراست میں سے کچھ حصہ ملا ہو۔ سمجھ سکتا ہے۔ کہ احرار اس قسم کا سوقیانہ طرز خطاب اختیار کرنے میں حق بجانب ہیں۔ یقیناً ہر بصیرت رکھنے والا انسان احرار کے عقل و فہم پر ماتم کرے گا۔ اور ہندوستان کی ایک مایہ ناز اسلامی ریاست کے تاجدار کے خلاف اس قسم کے لب و لہجہ کو اس بات کا ثبوت قرار دے گا کہ احرار اپنے دماغی توازن کو بالکل کھو بیٹھے ہیں یہی وجہ ہے۔ کہ "احسان" نے احرار کی اس ننگِ انسانیت حرکت کے خلاف آواز بلند کرنا ضروری سمجھا۔ اور اُس نے اپنے ۱۰۔ اپریل کے پرچہ میں بالفاظ واضح لکھا۔ کہ "اگر یہ خبر صحیح ہے۔ تو ہمارے لئے اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں۔ کہ احرار کے اس بے موقعہ جوشِ غضب پر دلی افسوس کا اظہار کیا جائے۔ احرار میں بعض حضرات بہت اچھے مقرر ہیں۔ لیکن دنیا کے ہر مسئلہ کا فیصلہ اس قسم کی خطیبانہ تعلیوں سے نہیں ہو سکتا۔ کسی مسئلہ پر اظہار خیال سے پہلے اس کے مالۂ و ما علیہ پر غور کر لینا چاہیئے۔ اور ہمیں افسوس ہے۔ کہ احرار اس قسم کی احتیاط سے بالکل بے نصیب واقع ہوئے ہیں۔ مسائل کے ہوشمندانہ درک و فہم کی بجائے انہیں شاعرانہ اغراق و غلو پسند ہے۔ اس لئے کوئی تعجب نہیں۔ کہ سننے والوں کے قلب میں گداز پیدا کرنے کے لئے انہوں نے اس قسم کا اندازِ خطابت اختیار کر لیا ہو۔ بہر حال ہمیں ان کی اس روش سے شدید اختلاف ہے" "احسان" کا لیڈرانِ احرار سے اس بارے میں شدید اختلاف" ظاہر کرتا ہے۔ کہ احرار اس قسم کے اوچھے ہتھیاروں سے متواتر کام لینے اور بدگوئی، بدزبانی اور دشنام دہی کو طبیعت ثانیہ بنا لینے کی وجہ سے نہ صرف غیروں میں بدنام ہو چکے ہیں۔ بلکہ اپنے بھی انہیں منہ لگانا پسند نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ احرار کوئی تعمیری کام کرنے کی بجائے ہمیشہ ایسا ہنگامہ بپا کرنے کے خواہشمند رہتے ہیں جس کے ذریعہ انہیں اپنے ہاتھ رنگنے کا موقعہ مل جائے۔ اور ان کے کاسۂ گدائی میں چند سنہری اور روپہلی ٹکلیاں پڑتی رہیں۔ پھر چونکہ احرار اب دیکھ رہے ہیں۔ کہ ان کا اثر و اقتدار قضیۂ شہید گنج کے بعد سے مٹتا چلا جا رہا ہے۔ اس لئے وہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ کوئی نہ کوئی ایسی ہنگامہ خیز تحریک شروع رکھیں جس سے عوام کی توجہ ان کی طرف مبذول ہو جائے۔ چنانچہ اسی لئے انہوں نے حال ہی میں سلطان ابن سعود کے خلاف تحریک شروع کی۔ تا مسلمانوں کا وہ طبقہ جو سلطان ابن سعود سے ناراض ہے مجلس احرار کے ساتھ شامل ہو جائے مگر اللہ تعالےٰ کی طرف سے چونکہ احرار کے لئے اب ہر جگہ ذلت و رسوائی مقدر ہے اس لئے وہ اپنے کسی مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ اور اب تنگ آکر انہوں نے اعلیٰحضرت حضور نظام دکن کے خلاف بدزبانی سے کام لینا شروع کر دیا ہے لیکن یاد رکھیں۔ اس طرح وہ کبھی اپنا کھویا ہوا اقتدار حاصل نہیں کر سکتے۔ بلکہ اپنے راستے میں اور زیادہ کانٹے بو کر اپنے آپ کو ایسے کنوئیں میں گرا رہے ہیں۔ جس میں سے نکلنا ان کے لئے ناممکن ہوگا۔ مسلمان ایک لمحہ کے لئے بھی یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ

سرحد کونسل میں ایک احراری مولوی کی فتنہ انگیزیوں کا ذکر

سر جارج کننگھم کی دلچسپ تصریحات

۲۸ مارچ - صوبہ سرحد کی لیجسلیٹو کونسل میں خان حبیب اللہ صاحب نے یہ ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ گورنر باجلاس سے سفارش کی جائے۔ کہ مقامی گورنمنٹ کا حکم مجریہ ۲۳ جنوری ۱۹۳۶ء جس کے رو سے بفہ ضلع ہزارہ کے مولوی غلام غوث کو ایکٹ امن عامہ کے ماتحت جماعت احمدیہ یا اس کے افراد کے خلاف تقریر کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ منسوخ کر دیا جائے۔ اس سوال پر پرزور بحث ہوئی۔ خان مہدی زمان نے اس بحث کو بانی سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے اسے مذہبی رنگ دینے کی کوشش کی۔ سر جارج کننگھم کے روکنے پر پریذیڈنٹ نے کہا۔ کہ خان مہدی زمان نے کوئی قابل اعتراض ریمارک نہیں کیا۔ لیکن مقرر کو اس ضمن میں کسی قسم کی بدمزگی پیدا کرنے سے باز رہنے کی تلقین کی۔ خان حبیب اللہ نے مذہبی معاملات میں برطانوی گورنمنٹ کی غیر جانبداری کے متعلق ملکہ وکٹوریہ کے اعلان کا ذکر کیا۔ خان محمد عباس نے بھی ریزولیوشن کی حمایت میں تقریر کی :

سر جارج کننگھم نے جواب میں تقریر کرتے ہوئے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا۔ کہ ریزولیوشن کے محرک نے اپنے آپ کو حقیقی نقطہ کے اندر محدود رکھا ہے۔ اور اس بات سے کامل طور پر اتفاق کیا۔ کہ گورنمنٹ کو کسی مذہب میں مداخلت کرنے کا کوئی حق نہیں۔ لیکن انہوں نے ایوان سے اس بات پر غور کرنے کی خواہش کی۔ کہ مذہبی غیر جانبداری کا حقیقی مفہوم کیا ہے۔ اور کہ کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ جب ایک مذہب پر اس کی ہستی کو مٹانے کے لئے حملے کئے جائیں۔ تو گورنمنٹ علیحدہ ہو کر تماشہ دیکھے۔ غلام غوث کو اختیار ہے۔ کہ وہ اسلامی احکام پر عمل پیرا ہو کر ان کی اشاعت کرے۔ اور اپنی جماعت کے راہنماؤں کی طاقت کو مضبوط کرے۔ گورنمنٹ کے پاس اس کے خلاف کارروائی کرنے کی وجہ جواز صرف یہ تھی۔ کہ اس کی تقریریں امن عامہ کو تباہ و برباد کرنے کے لئے خطرہ کا موجب تھیں۔ آپ نے مولوی مذکور کی قابل اعتراض سرگرمیوں کو صراحت سے ساتھ بیان کیا۔ اور کہا کہ اس نے اس بات کی پرزور تلقین کی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے افراد کو اس صوبہ سے کامل طور پر نکال دیا جائے۔ اور گورنمنٹ کو صوبہ پر اثر انداز ہونے والی بحثوں میں کشیدگی کو روکنے کے لئے تین دفعہ کارروائی کرنی پڑی :

آراء شماری پر ریزولیوشن ۱۹ آراء کی مخالفت اور آٹھ کی موافقت سے مسترد ہو گیا :

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے درس القرآن کے نوٹ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ معارف وحقائق قرآنیہ کا وہ سلسلہ جس کے لئے احباب کئی ماہ سے چشم براہ تھے۔ اور بار بار مطالبہ کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ ہفتہ سے شروع کر دیا گیا ہے۔ اور پیش نظر پرچہ جس میں درس القرآن کی دوسری قسط شائع کی جا رہی ہے۔ تمام خریداران الفضل کو قطع نظر اس سے کہ انہوں نے ضمیمہ درس کی خریداری منظور کی ہے یا نہیں بھجوایا جا رہا ہے۔ تا دوست اس کی قدر وقیمت کا اندازہ کر سکیں۔ اور دیکھ سکیں کہ انہیں اس کی کس قدر ضرورت ہے :

اس سلسلہ کو جاری کرنے کے لئے دفتر کو کافی مصارف کا متحمل ہونا پڑا ہے۔ لیکن ہم نے ناظرین پر زیادہ بوجھ ڈالنا پسند نہ کرتے ہوئے اس کی قیمت چھ ماہ کے لئے صرف ۱۳ آنے مقرر کی ہے۔ اس کے بعد جب ہفتہ میں ایک سے زائد بار اشاعت کا انتظام ہو گا۔ تو اسی نسبت سے قیمت میں اضافہ کیا جائے گا۔ جو دوست اس معمولی سی قیمت میں یہ گنج گرانمایہ حاصل کرنا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ فوراً درخواستیں بھجوا دیں۔ ورنہ بعد میں پہلے پرچے مہیا کرنے کی ذمہ داری نہیں لی جا سکے گی۔ لیکن جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ یہ ضمیمہ درس القرآن روزنامہ الفضل کے خریداروں کے سوا دوسرے اصحاب کو ۱۳ آنے ششماہی قیمت پر بھیجنا محال ہے۔ صرف وہی لوگ اس نعمت سے متمتع ہو سکیں گے۔ جو روزانہ اخبار الفضل کے باقاعدہ خریدار ہوں گے۔ ان کو ضمیمہ کی چھ ماہ کی قیمت کے طور پر صرف موازی ۱۳ آنے دینے پڑیں گے۔ پس اگر احباب نہایت ہی قلیل خرچ برداشت کر کے اخبار کے دیگر مضامین سے مستفیض ہونے کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ معارف سے نہ صرف خود لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ بلکہ یہ گراں بہا تحفہ اپنی اولاد کے لئے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ تو فوراً روزانہ اخبار کی خریداری کی درخواست بھیج دیں۔ خواہ فی الحال چھ ماہ یا تین ماہ کے لئے ہی ہو۔ اور جو پہلے سے خریدار ہیں۔ مگر ابھی انہوں نے درس القرآن خریدنے کی اطلاع نہیں دی۔ انہیں تو ایک لمحہ کا توقف بھی نہ کرنا چاہیئے :: (مینیجر)

رنگ پور ضلع شمالی بنگال کے احمدیوں کی سالانہ کانفرنس

رنگ پور ۱۳ اپریل جناب بدر الدین احمد صاحب ہیڈ رنگ پور بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ کل ۱۲ اپریل احمدیہ ایسوسی ایشن رنگ پور کے زیر اہتمام احمدیان بنگال کی سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں بنگال کے مختلف حصوں کی جماعت ہائے احمدیہ کے افراد شریک ہوئے۔ مولوی محمد حنیف صاحب قریشی اپنے دو ہم جلیسوں کی معیت میں برہمن بڑیہ سے کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے سائیکلوں پر پہنچے۔ مقامی ہندو اور مسلمان اصحاب بھی کثرت سے شریک ہوئے۔ مقررین میں جناب خان بہادر ابوالہاشم صاحب چودھری امیر بنگال پراونشل احمدیہ انجمن۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب۔ چودھری ظفر الدین صاحب بی۔ اے اور میر رفیق علی صاحب ایم۔ اے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کانفرنس کو شاندار طور پر کامیابی حاصل ہوئی۔ مبلغین گیشہ روانہ ہو گئے ہیں :

"پیغام صلح" کا انگریزی ترجمہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور تصنیف "پیغام صلح" جو حضور نے وصال سے ایک دن قبل لکھی تھی۔ اس کا جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام نہایت شستہ اور فصیح انگریزی میں ترجمہ ہو کر ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ بڑے سائز کے ۴۳ صفحات ہیں۔ اور ٹائیٹل پیج نہایت دیدہ زیب ہے۔ غیر مسلم انگریزی دان طبقہ میں تقسیم کرنے کے لئے یہ نہایت مفید کتاب ہے۔ بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان سے چھ روپیہ سینکڑہ یا ایک آنہ فی کاپی کے حساب سے مل سکتی ہے :

اخبار "انڈین سوشل ریفارمر" نے بھی اس پر ایک نہایت وقیع اور شاندار تبصرہ کیا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس کتاب کو جس کی قیمت برائے نام ہے کثرت کے ساتھ خرید کر غیر مسلم طبقہ میں تقسیم کر کے ثواب حاصل کریں :

تلاش کتاب

ایک پرانی پنجابی نظم بنام پوہ بھٹی کا ایک نسخہ مطلوب ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس ہو تو مہربانی کر کے مجھے بھیج دیں۔ مفتی محمد صادق قادیان

ایفائے عہد کی شاندار مثال

مکرمی چودھری عنایت اللہ خان صاحب ذیلدار و سب رجسٹرار وممبر ڈسٹرکٹ بورڈ نے سال رواں میں چودہ اشخاص احمدیت میں داخل کرائے ہیں۔ جن میں سے ایک

مسئلہ جہاد کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب کے ایک اعتراض کا جواب

"اخبار اہلحدیث" امرتسر کے ۳- اپریل کے پرچہ میں بعنوان "جہاد و مرزا" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ آپ نے نعوذ باللہ جہاد کے خلاف تعلیم دی ہے اس اعتراض کا جواب دینے سے پیشتر اس امر کا ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اسلام کے جہاد کے متعلق اپنے مضمون میں جو نظریہ پیش کیا ہے۔ وہ ان کے اپنے الفاظ میں یہ ہے کہ:-

"اسلام میں جہاد کا حکم غیر منسوخ اور دائمی ہے۔ جب کبھی اس کی شروط پائی جائیں۔ فرض واجب ہو جاتا ہے"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود مولوی صاحب کے نزدیک بھی جہاد کے لئے بعض شرائط ہیں اگر وہ شرائط پائی جائیں۔ تو جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ اور اگر نہ پائی جائیں۔ تو نہیں فرض ہوتا مگر تعجب ہے۔ شروط کے پائے جانے کا خود ہی ذکر کر دینے کے باوجود وہ ایسے جہاد کو "دائمی" قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ جب کسی زمانہ میں بوجہ شرائط کی عدم موجودگی کے جہاد جائز نہ ہو۔ تو لازماً اس وقت جہاد میں التوا رہے گا۔ پھر جس چیز میں التوا وارد ہو جائے اسے "دائمی" قرار دینا مدیر "اہلحدیث" کو کہاں زیب دے سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ فریضۂ جہاد کی جماعت احمدیہ قائل ہے۔ اور بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی طرف توجہ بھی دلائی ہے۔ مگر ہم اس بات کے قائل ہیں کہ جہاد بالسیف اسی وقت ضروری ہوتا ہے جب وہ شرائط پائی جائیں۔ جو جہاد بالسیف کے لئے ضروری ہیں۔ اور اگر نہ پائی جائیں۔ تو جہاد بالسیف فرض نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اس نکتہ چین نے جو جہاد اسلام کا ذکر کیا ہے اور گمان کرتا ہے۔ کہ قرآن بغیر لحاظ کسی شرط کے جہاد پر برانگیختہ کرتا ہے۔ سو اس سے بڑھ کر اور کوئی جھوٹ اور افترا نہیں۔ اگر کوئی سوچنے والا ہے۔ جانتا چاہیے۔ کہ قرآن شریف یونہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا۔ بلکہ صرف ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم فرماتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے بندوں کو اس پر ایمان لانے اور اس کے دین میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ اور اس بات سے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر کاربند ہوں۔ اور اس کی عبادت کریں۔ اور ان لوگوں سے لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے۔ جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں۔ اور مومنوں کو ان کے گھروں سے اور وطنوں سے نکالتے ہیں۔ اور خلق خدا کو جبراً اپنے دین میں داخل کرتے ہیں۔ اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں۔ اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں۔ اولٰئک الذین غضب اللہ علیھم و وجب علی المومنین ان یحاربوھم ان لم ینتھوا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا تعالیٰ کا غضب ہے۔ اور مومنوں پر واجب ہے کہ ان سے لڑیں اگر وہ باز نہ آئیں" (نور الحق حصہ اول صفحہ ۴۵)

اس حوالہ سے صاف طور پر ظاہر ہے۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک شرائط کے پائے جانے پر جہاد فرض ہو جاتا ہے مگر تعجب ہے۔ اس واضح علم کے باوجود مخالف ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ ہم جہاد کے منکر ہیں۔ اس کے ثبوت میں مخالفین کی طرف سے جو دلیل پیش کی جاتی ہے وہ بالفاظ اخبار "اہلحدیث" یہ ہے کہ "مرزا صاحب نے اس مسئلہ کو سمجھے اور اس کی شروط پر غور کرنے کے بغیر حکومت کو خوش کرنے کے لئے فتوےٰ دیدیا کہ جہاد منسوخ ہے۔ چنانچہ آپ کی ایک نظم کے چند اشعار درج کئے جاتے ہیں۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتوےٰ فضول ہے"

قبل ازیں ہم ثابت کر چکے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک جہاد اس صورت میں جائز ہے۔ جب کفار مسلمانوں سے اس لئے لڑیں اور انہیں ماریں۔ اور قتل کریں۔ کہ کیوں انہوں نے اسلام قبول کیا اور اسلام کو نابود کرنا چاہیں لیکن جب یہ صورت حال نہ ہو۔ بلکہ اس کے خلاف کفار مسلمانوں کی مذہبی آزادی میں دخل نہ دیں۔ تو ان کے ساتھ جنگ کرنا کس صورت میں جائز ہو سکتا ہے قرآن مجید میں پڑھ کر دیکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ اس کیا فرماتا ہے۔ ان اللہ یدافع عن الذین اٰمنوا ان اللہ لا یحب کل خوان کفور۔ اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ۔ اس آیت سے جہاد کے متعلق جو امور معلوم ہوتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں

(۱) جس جنگ کی صحابہ کو اجازت دیگئی تھی۔ وہ دفاعی تھی
(۲) جن کو اجازت دی گئی تھی۔ وہ مظلوم تھے دس انہیں مظلومی کی حالت میں ان کے گھروں سے نکالدیا گیا تھا
(۳) اور ان پر یہ ظلم و ستم اس لئے روا رکھا گیا تھا کہ انہوں نے کہا۔ ہمارا رب اللہ ہے یعنی محض اختلاف عقائد اور اختلاف دین کی بنا پر انہیں قتل کیا گیا اور گھروں سے نکالدیا گیا

ان وجوہات کو جو بیان کی جاچکی ہیں۔ جب دیکھا جائے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ تعلیم دیکھی جائے جو آپ نے جہاد کے متعلق دی تو ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم قرآن مجید کے بالکل مطابق ہے۔ کیونکہ جہاں ایک طرف آپ نے ایسی صورت میں جب اختلاف دین اور اختلاف عقائد کی وجہ سے کفار مسلمانوں کو تہ تیغ کرنا شروع کردیں۔ جہاد کے جواز کی صورت بیان فرمائی ہے وہاں اشعار میں "اب چھوڑ دو" کہکر زمانۂ حال میں جہاد کو اس لئے ممنوع قرار دیا۔ کہ اب کوئی قوم مسلمانوں کو اختلافِ دین کی وجہ سے قتل نہیں کرتی نہ تلوار کے زور سے ان کا مذہب ان سے چھڑاتی ہے۔ پس ان اشعار کا ہرگز یہ مطلب نہیں۔ کہ قیامت تک جہاد کی ممانعت ہے۔ بلکہ جیسا کہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ اشعار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بار بار "اب" کا لفظ استعمال کرنا جو زمانۂ حال پر دلالت کر رہا ہے۔ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ یہ حکم صرف زمانۂ حال کے لئے ہی ہے۔ اور اس لئے ہے کہ اب جہاد کی شرائط مفقود ہیں۔ اور بغیر شرائط کے جہاد کرنا جہاد نہیں۔ بلکہ فتنہ و فساد کرنا کہلاتا ہے۔ پھر مولوی ثناء اللہ صاحب اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ ساری نظم پڑھ لیتے۔ یا کم از کم ملحقہ اشعار کو ہی بغور دیکھ لیتے۔ تو انہیں یہ اعتراض پیدا نہ ہوتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو۔
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو۔
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا

اسی طرح فرماتے ہیں:-

اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے

ان اشعار میں حضرت مسیح موعود نے جہاد بالسیف کے "التوا" کی وجہ بھی بیان فرما دی ہے۔ کہ چونکہ کوئی مخالف قوم صلوٰۃ اور صوم سے مسلمانوں کو جبراً نہیں روکتی۔ اس لئے جہاد بھی جائز نہیں پھر اس کے ثبوت میں آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو بھی پیش فرمایا۔ کہ جب مسیح موعود آئے گا۔ تو اس کے آنے پر جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ مگر مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تو یہ اعتراض کر دیتے ہیں۔ کہ آپ نے جہاد کے خلاف تعلیم دی۔ لیکن اس بات کا کوئی جواب نہیں دیتے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کیوں فرمایا تھا۔ کہ مسیح موعود جنگ و جدال کو دنیا سے اٹھا دے گا۔ جو اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ ان کے دل بھی یہ امر محسوس کرتے ہیں۔ کہ موجودہ زمانہ میں شرائط کی عدم موجودگی کی وجہ سے جہاد نہیں کیا جا سکتا۔

آخر میں اعتراض کرتے ہوئے لکھا گیا ہے۔

"جب اس فتوے پر مسلمانوں کی طرف سے سخت لے دے ہوئی۔ چنانچہ اب تک ہو رہی ہے۔ تو میاں محمود خلیفہ قادیان نے ایک نئی بات نکالی کہ "اگر کوئی حکومت ظالمانہ طور پر مسلمانوں کو اس لئے قتل کرنا شروع کر دے۔ کہ وہ کیوں مسلمان ہیں اور تلوار کے زور سے ان کا مذہب تبدیل کر کے انہیں اسلام سے منحرف کرنا چاہے۔ تو ایسے موقعہ پر اور صرف ایسے موقعہ پر جہاد بالسیف جائز ہے"۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف عقیدہ ظاہر کیا ہے۔ مگر درحقیقت یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ "جہاد اسی وقت جائز ہوتا ہے جب تلوار کے زور سے کوئی قوم مسلمانوں کا مذہب تبدیل کرنا چاہے جیسا کہ نور الحق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ "ان لوگوں سے لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے۔ جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں۔ اور مومنوں کو ان کے گھروں سے اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور خلق خدا کو جبراً اپنے دین میں داخل کرتے ہیں۔ اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں۔ اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں۔" (حصہ اول صفحہ ۴۵) پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اقوال میں کسی قسم کا تناقض نہیں۔ بلکہ ایک ہی حقیقت ہے جو بیان ہوئی:

انگلستان میں جماعت احمدیہ کے مبلغین کی شاندار اسلامی خدمات

میں ۲۸ مارچ کی شام کو ۱/۲ ۵ بجے بخیریت لنڈن پہونچ گیا۔ ۲۹ مارچ کو چونکہ اتوار کا دن تھا۔ اس لئے مکرمی مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے مجھے ویلکم کہنے کے لئے ٹی پارٹی کا انتظام کیا۔ جس میں وقت مقررہ پر احمدی انگریز بھائی اور بہنیں آگئیں۔ ان کے علاوہ بعض غیر مسلم انگریز مرد اور عورتیں بھی آئیں۔ اس کی تفصیل پھر لکھی جائے گی:۔

اس ہفتہ کے دوران میں مکرمی درد صاحب نے مٹیو سائیکل سوسائٹی میں حیات بعد الموت کے موضوع پر ایک تقریر کی۔ جس کے بعد بہت دیر تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ تقریر نہایت اچھی تھی۔ حاضرین نے اسے بہت پسند کیا۔ اسی طرح آپ روٹری کلب میں گئے۔ اور اس کے ممبروں سے گفتگو کی۔ پھر لنڈنرز سرکل کے سکرٹری نے درد صاحب سے مسجد دیکھنے کی خواہش ظاہر کی چنانچہ وہ یکم اپریل کو ۳۰-۳۵ ممبروں سمیت جن میں عورتیں بھی تھیں۔ دارالتبلیغ میں تشریف لائے سب سے پہلے درد صاحب نے انہیں مسجد دکھائی۔ اور تقریباً آدھ گھنٹہ تک ان سے مختلف مسائل کے متعلق گفتگو ہوئی۔ انہوں نے دریافت کیا۔ کہ خانہ کعبہ کی طرف مونہہ کرکے نماز کیوں پڑھی جاتی ہے۔ اور حج کیوں کرتے ہیں۔ اور مسجد میں گھنٹی کیوں نہیں لٹکائی گئی۔ درد صاحب ان تمام سوالوں کے تسلی بخش جواب دیتے رہے۔ اور بعض جوابات پر تو وہ بہت خوش ہوئے۔ چنانچہ جب درد صاحب نے حج کے متعلق جواب دیتے ہوئے یہ کہا۔ کہ حج میں جبکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے نمائندے ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ انہیں حکم ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی لباس پہنیں اور اس وقت امیر و غریب بادشاہ و فقیر سب کا ایک لباس میں ملبوس ننگے سر خدا کے حضور کھڑے ہونا مساوات کا ایک عجیب اور دلکش منظر پیش کرتا ہے۔ اور اس طرح انہیں یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ اپنے خدا کے نزدیک بلحاظ عبودیت مساوی ہیں۔ تو یہ سن کر انہوں نے بہت مسرت کا اظہار کیا۔ پھر انہیں آپ نے اذان بتائی۔ اور اس کا ترجمہ کرکے سنایا۔ اس کے بعد لیکچر ہال میں آئے پہلے درد صاحب نے میرا اور مولوی شیر علی صاحب کا ان سے تعارف کرایا۔ اور پھر مسٹر فیو لنگ مبارک احمد کا تعارف کراتے ہوئے انہیں سورۃ فاتحہ اور اس کا ترجمہ سنانے کے لئے کہا۔ چنانچہ انہوں نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر انگریزی میں ترجمہ سنایا۔

اس کے بعد درد صاحب نے موقعہ کے مناسب مؤثر پیرایہ میں ایک دلچسپ تقریر کی۔ آپ نے اسلام کے امتیازی امور کا ذکر کرتے ہوئے تین باتوں کا خاص طور پر ذکر کیا۔ (۱) اللہ تعالےٰ کے متعلق اسلام کا نقطۂ نظر بیان کیا۔ (۲) دوسرے یہ کہ تمام اقوام کے انبیاء پر جو وقتاً فوقتاً ان کی اصلاح کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہوتے رہے اسلام ایمان لانا ضروری قرار دیتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص حضرت مسیح علیہ السلام کو نہیں مانتا۔ تو وہ مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ تیسرے آپ نے یہ بیان کیا۔ کہ اللہ تعالےٰ اب بھی اپنے بندوں سے ویسے ہی کلام کرتا ہے جیسے کہ وہ پہلے کیا کرتا تھا۔

آج دنیا کے مذاہب عیسائیت ہو یا یہودیت سب کے سب یہی کہتے ہیں۔ کہ اب خدا تعالےٰ کسی سے کلام نہیں کرتا۔ مگر اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو کہتا ہے کہ مکالمہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہیں ہو سکتا۔ عیسائی کہتے ہیں۔ کہ خدا محبت ہے۔ لیکن یہ صرف دعوے ہی دعوے ہے۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ ایک خاوند اپنی بیوی سے حد درجہ محبت رکھتا ہو۔ اور اس کی بیوی اس کی جاں نثار عاشق ہو۔ اور پھر وہ آپس میں کلام کرنے کے روادار نہ ہوں۔ دنیا میں کوئی شخص ایسا نظر نہیں آئے گا۔ کہ وہ کسی عورت کے ایک خوبصورت بچے کے پاس جا کر اپنی محبت کا اظہار کرے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ وہ اس سے کلام نہیں کر سکتی۔ پس حقیقی محبت بغیر کلام کے نہیں ہوا کرتی۔ پس اگر خدا واقعی محبت ہے اور اپنے بندوں سے پیار رکھتا ہے۔ تو اسے ان سے کلام بھی کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ؎

عشق مے خواہد کلام یار را
او بپرس از عاشق ایں اسرار را

پھر آپ نے یہ ذکر کرکے کہ خدا کے کلام کا طریق ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک انسان دوسرے انسان سے باتیں کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیش کیا۔ اور کہا کہ ایک انگریز نے حضور سے یہ دریافت کیا۔ کہ کیا خدا آپ سے باتیں کرتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس نے کہا کیسے۔ تو آپ نے فرمایا جیسے میں اور آپ گفتگو کر رہے ہیں۔ اس پر اس انگریز نے سبحان اللہ کہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے۔ کہ اس کے مونہہ سے سبحان اللہ کے الفاظ بہت ہی پیارے لگے۔ اور اس کے لئے آپ نے مولوی شیر علی صاحب کو پیش کیا۔ کہ انہوں نے خود یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے سنا ہے۔ پھر آپ نے جنت و جہنم اور مسئلہ تقدیر کے متعلق اختصار کے ساتھ بیان کیا اور بعد میں انہیں سوالات کے لئے موقعہ دیا گیا اور تقریباً آدھ گھنٹہ تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک نے یہ سوال کیا۔ کہ کیا دوسرے مسلمانوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت کو قبول کر لیا ہے۔ درد صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام اور دیگر انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ ابتداء میں تمام لوگ نہیں مانا کرتے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے انبیاء اسی وقت آتے ہیں۔ جبکہ لوگ خدا تعالےٰ کی یاد سے بالکل غافل ہو جاتے ہیں۔ اور اس سے ان کا تعلق بالکل منقطع ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنی ظاہری ترقیات کو دیکھ کر یہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ ہمیں نہ کسی دین کی ضرورت ہے۔ اور نہ کسی خدا کی۔ خود انگلستان کو لے لو۔ کیا وہ خدا تعالےٰ کی پرواہ کرتے ہیں۔ اور ان کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ عیسائی مذہب پر کاربند ہیں۔ ہرگز نہیں سینٹ پال کے ڈین ڈاکٹر میتھوز نے اس امر کا اعلان کیا تھا۔ کہ انگلستان میں صرف بیس فیصدی ایسے آدمی بمشکل ملیں گے۔ جنہیں صرف بعض وجوہات کی بناء پر عیسائی کہا جا سکے۔ پس جیسا کہ ان کا خدا تعالےٰ سے دور ہونا ایک لمبے عرصہ کی غفلت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ویسے ہی ان کو خدا سے قریب کرنے کے لئے ایک لمبی مدت کی ضرورت ہے۔ اس لئے فوری طور پر لوگ نبی کو نہیں مانا کرتے۔ اس کے علاوہ انہوں نے جہاد اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق سوالات کئے۔ جن کے نہایت عمدہ اور مدلل جوابات دیئے گئے۔ اس کے بعد انہیں چائے پلائی گئی۔ چائے سے فارغ ہونے کے بعد سکرٹری لنڈنرز سرکل نے اپنے اور باقی ممبروں کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ اور آخر میں درد صاحب نے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں خوشی ہوگی۔ اگر آپ سب کے سب یا اکیلے اکیلے یہاں تشریف لائیں۔ ہم ہر وقت آپ کے استقبال اور آپ سے گفتگو کرنے کے لئے تیار ہوں گے پھر انہیں اشتہارات اور ٹریکٹ دیئے گئے۔ اور نہایت مسرور اور خوش خوش دارالتبلیغ سے واپس گئے۔ ایک دو نوجوانوں نے درد صاحب سے کہا۔ کہ آپ تو نہایت آزادی اور تیزی سے انگریزی میں لیکچر دیتے ہیں۔ ہم باوجودیکہ اہل زبان ہیں اس طرح تقریر کرنے میں دقت محسوس کرتے ہیں غرضکہ یہ میٹنگ نہایت کامیاب رہی۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان لوگوں کے دلوں کو حق کی قبولیت کے لئے کھول دے آمین

خاکسار جلال الدین شمس ۲ اپریل ۱۹۳۶ء

بٹالہ کے ایک ڈاکٹر کے متعلق ترجمان احرار "مجاہد" کا اعتراض

اخبار "مجاہد" کے گذشتہ کئی پرچوں میں بٹالہ کے ایک ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب کے متعلق بطور اعتراض لکھا گیا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی احمدی لڑکی کا نکاح ایک غیر احمدی کے ساتھ کر دیا۔ اس اعتراض کے جواب اور اصل حقیقت کے انکشاف کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ میں جب کوئی کمزور شخص اپنی احمدی لڑکی کا کسی غیر احمدی لڑکے سے بیاہ کر دے۔ اور تحقیق کے بعد وہ ملزم ثابت ہو جائے تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت بطور سزا اسے جماعت احمدیہ سے خارج کیا جاتا ہے۔ اسی اصل کے ماتحت جب مذکورۃ الصدر ڈاکٹر نے اپنی لڑکی کی غیر احمدی سے شادی کر دی۔ اور جرم ثابت ہو گیا۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت نظارت امور عامہ کی طرف سے ایسے

تبلیغ بیرون ہند

ممالکِ غیر میں تبلیغِ احمدیت

مشرقی افریقہ

مولوی مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ دارالسلام سے ۱۰ فروری لغایت ۲۴ فروری کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل مقامات پر سواحلی رسالہ بھیجا گیا۔

(۱) ٹانگانیکا موشی لائن کے تمام سٹیشن ماسٹروں اور سگنیلروں کو (۲) موروگورو (۳) دارالسلام سے ٹبورہ تک تمام سٹیشنوں کے افریقن سٹاف کو (۴) کیمبوگوٹو (۵) لیوالی (۶) دہینگا (۷) کلوسا (۸) ایلکارہ (۹) بوگوموررو (۱۰) گگومہ (۱۱) ٹبورہ (۱۲) ڈوڈومہ (۱۳) دارالسلام۔ اس جگہ دو کا تداداوں۔ پوسٹ آفس کے ۲۴ افریقن کلرکوں۔ ریلوے لوکو ڈیپارٹمنٹ ریلوے ٹریفک ڈیپارٹمنٹ اور ہسپتال کے افریقن سٹاف۔ میں رسالے تقسیم کئے گئے۔ ممباسہ۔ نیروبی اور یوگنڈا میں بارہ سو کاپیاں بھجوائی گئیں۔

بعض مقامات پر عیسائی پادری لوگوں کو رسالہ پڑھنے سے منع کر رہے ہیں۔ لیکن دارالسلام ٹبورہ اور دوسرے مقامات کی اطلاعات ہیں کہ افریقن لوگوں نے رسالہ کو بڑے شوق سے پڑھا۔ رسالہ کی تیسری اشاعت کے لئے حسب ذیل مضامین لکھے گئے ہیں۔

(۱) اسلام کے معنے اور اس کے ارکان (۲) ابطال تثلیث (۳) پادریوں کو کھلی دعوت جس میں عیسائیوں کو الوہیت مسیح۔ مسیح کی صلیبی موت۔ انجیل اور قرآن مجید کی تعلیم کا مقابلہ اور حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت پر مناظرہ کا چیلنج دیا گیا ہے (۴) عیسائیوں سے الوہیت مسیح کے متعلق چند سوال۔ مضامین پریس میں دیدیئے گئے ہیں

اس کے علاوہ نماز کا سواحلی زبان میں ترجمہ کر رہا ہوں۔ شیخ صالح صاحب کو مختلف مسائل دغیرہ سمجھائے گئے۔ وہ دینی تعلیم میں بہت ترقی کر رہے ہیں۔ سن رائز۔ ریویو آف ریلیجنز۔ اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا باقاعدہ مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔

عرصہ زیر تبصرہ میں سات دن مغرب کی نماز کے بعد قرآن مجید کا درس دیا گیا۔

اس عرصہ میں بعض مقامی شیخ ملنے کے لئے آتے رہے۔ ان سے مختلف امور کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ اور ابھی تک یہ سلسلہ جاری ہے بعض معززین سے ملاقات کر کے انہیں تبلیغ کی گئی۔ ایک لیکچر "ضرورتِ مذہب" کے موضوع پر امپائر سینما ہال میں دیا گیا۔ جس میں مختلف طبقات کے معززین شامل ہوئے۔

سماٹرا

جناب ابوبکر صاحب ایوب میدان (سماٹرا) سے ۱۱ مارچ کے مکتوب میں سابقہ تین ماہ کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ ایک روزنامہ اخبار کے ایڈیٹر صاحب سے جو نہایت معقول پسند آدمی ہیں۔ ملاقات کی گئی۔ دو اور معززین سے مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی۔ احباب جماعت میں درس قرآن کے علاوہ اور بہت سے لیکچر دیئے گئے۔ متعدد غیر احمدی احباب کو ڈاک کے ذریعہ تبلیغی لٹریچر بھیجا گیا۔ بہتوں کو رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی۔ اخبار مسلم ٹائمز۔ اور کتاب ٹیچنگز آف اسلام بغرض مطالعہ دی گئی۔ اخبار پوراتا ڈیلی میں ایک مضمون شائع کرایا گیا۔ جس میں مخالفین کے اعتراضات کا جواب ہے۔ ایک مضمون بعنوان "مشرقی سماٹرا کے علاقوں کا اسلام" البشریٰ نمبر ۶ میں شائع ہوا۔ دو اور مضامین بعنوان "امام مہدی اور مسیح موعود کا ظہور چودھویں صدی میں" اور ایک اخبار کے اعتراضوں کا جواب لکھے گئے۔ یہ دونوں البشریٰ ۷ میں شائع ہوئے ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ میدان اخبار البشریٰ کی تقسیم اور اس کی اشاعت میں بڑی سرگرمی سے کام لے رہی ہے۔ اس وقت تک جماعت احمدیہ میدان نے البشریٰ کے لئے ۹۰ گولڈن جن کی قیمت ۱۵۸ روپے کے قریب بنتی ہے۔ خرچ کئے ہیں

ہفتہ میں دو دفعہ درس دیا جاتا ہے۔ اور ہر ہفتہ کی شام کو لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ ہر روز سوائے جمعہ کے احمدی احباب کے بچوں اور بچیوں کو عربی پڑھائی جاتی ہے۔ سوموار کو عورتوں میں لیکچر دیا جاتا ہے۔

۲۵ فروری مولوی عبدالواحد صاحب مولوی فاضل سماٹرا پہونچے۔ آپ کا آنا جماعت کے لئے انتہائی مسرت کا موجب ہوا۔ اخبارات نے ان کی آمد کی خبر شائع کی۔ مخالف اخبارات نے "احمدیہ جماعت کا قلعہ مضبوط کیا جا رہا ہے" کے عنوان سے یہ خبر شائع کی۔

۲۸ فروری جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مولوی عبدالواحد صاحب نے ہستی باری تعالیٰ پر۔ حاجی محمود احمد صاحب نے "انسان کی زندگی کی غرض اور اس کی کیفیات دنیا اور آخرت میں" اور خاکسار نے "نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حقیقی محبت رکھنے والے کون ہیں؟" کے موضوعات پر تقریریں کیں۔ سامعین لیکچروں سے نہایت محظوظ ہوئے۔

۴ مارچ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر خاکسار نے خطبہ عید پڑھا۔ جس میں عید کی اہمیت قربانی کی کیفیات اور اس کی حکمت پر روشنی ڈالی اور جماعت کو مالی اور جانی قربانی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ جس کا احباب پر نہایت گہرا اثر ہوا۔ اسی روز شام کو ایک دوست کی طرف سے دعوتِ طعام دی گئی۔

ایک غیر احمدی مولوی سے حاجی محمود احمد صاحب کی گفتگو ہوئی۔ جسے ایک اخبار نے نہایت غلط انداز میں شائع کیا۔ حاجی صاحب نے صحیح رپورٹ لکھکر ایڈیٹر کو ارسال کی اور اس سے تحریری خط و کتابت ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں اس نے حاجی صاحب کو چیلنج کیا۔ کہ وہ ایک مولوی سے مناظرہ کر لیں۔ لیکن حاجی صاحب نے جب چیلنج منظور کیا۔ تو وہ بالکل خاموش ہو گیا۔

ملتان میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

جماعت احمدیہ ملتان نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوم التبلیغ حسب معمول خوبی سے منایا۔ احباب نے فرداً فرداً اور وفود کی صورت میں بھی ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں وغیرہ میں تبلیغ کی۔ مختلف قسم کے ٹریکٹ بھی اس موقعہ پر غیر مسلموں کے اعلےٰ طبقہ یعنی غیر مسلم وکلاء۔ ڈاکٹروں استادوں پروفیسروں۔ مجسٹریٹوں اور دیگر معزز اہلکاروں میں تقسیم کئے گئے۔ نیز لائبریریوں اور بعض پبلک اداروں...

بمبئی میں احرار کی قساوت قلبی کے خلاف جماعتہائے احمدیہ کی قراردادیں

نیشنل لیگ چک نمبر ۲۷ (سندھ)

۲ اپریل نیشنل لیگ چک نمبر ۲۷ الف کا جلسہ ہوا۔ جس میں حسب ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) یہ جلسہ بمبئی میں ایک خوردسال احمدی بچے کی نعش کو عام مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دینے پر احرار نے جو بربریت کا مظاہرہ کیا۔ اس کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہے۔ اور حکومت بمبئی سے درخواست کرتا ہے۔ کہ ایسے فتنہ پرداز لوگوں کا قرار واقعی انسداد کرے۔

(۲) قرار پایا۔ کہ اس ریزولیوشن کی نقول گورنمنٹ آف انڈیا۔ حکومت بمبئی۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور اخبار الفضل کو بھیجی جائیں۔

خاکسار۔ صوفی غلام محمد

امرتسر

نیشنل لیگ امرتسر نے ۶ اپریل کے اجلاس میں حسب ذیل قراردادیں منظور کیں۔

۱۔ بمبئی کے درندہ صفت احراریوں نے ایک احمدی بچے کی وفات پر جس ننگ اسلام حرکت کا مظاہرہ کر کے اس معصوم کی نعش قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا۔ یہ اجلاس اس جابرانہ سلوک کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

(۲) گورنمنٹ بمبئی کو یہ اجلاس توجہ دلاتا ہے کہ ملک کا امن وامان برباد کرنے والے مفسدین کا فوری انسداد کرے۔ خاکسار۔ نذیر احمد

شاہدرہ

۲۵ مارچ۔ نیشنل لیگ شاہدرہ نے ایک اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔ یہ اجلاس ایک خوردسال احمدی بچے کی نعش کو عام مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دینے پر احرار نے بربریت کا جو مظاہرہ کیا اس کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہے اور حکومت بمبئی سے درخواست کرتا ہے کہ ایسے فتنہ پردازوں کا قرار واقعی انسداد کرے۔ خاکسار:۔ الٰہ الدین شاہدرہ

اودرحماں

(۱) اخبار الفضل میں یہ خبر پڑھ کر ہمیں سخت تکلیف ہوئی۔ کہ بمبئی میں ایک احمدی بچہ کے فوت ہو جانے پر احرار نے مشترکہ قبرستان میں اس کو دفن نہ ہونے دیا۔ ہم حکومت بمبئی سے پر زور درخواست کرتے ہیں کہ وہ مخالفین کی ان شرمناک حرکات کے انسداد کی طرف فوری طور پر توجہ کرے۔

(۲) قرار پایا کہ اس قرارداد کی نقول حکومت بمبئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور پریس کو ارسال کی جائیں

خاکسار۔ چودھری محمد الدین

محمود آباد

نیشنل لیگ محمود آباد فارم نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۷ مارچ میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق آراء منظور کیں۔

۱۔ یہ اجلاس بمبئی کے کمینہ طبع احرار کی اس متعصبانہ اور سنگدلانہ روش کے خلاف اپنے غم وغصہ کا اظہار کرتا ہے۔ جس کا انہوں نے ایک معصوم احمدی بچے کو عام اسلامی قبرستان میں دفن ہونے سے روک دینے کی صورت میں مظاہرہ کیا۔ اور اس طرح بچہ کے صدمہ خوردہ والدین اور رشتہ داروں کے لئے بالخصوص اور جماعت احمدیہ کے لئے بالعموم ایذا رسانی کے مرتکب ہوئے۔

(۲) یہ جلسہ حکومت بمبئی سے پر زور درخواست کرتا ہے کہ وہ اس قسم کی کمینہ حرکات کے انسداد کی طرف فوراً توجہ کرے۔ (۳) قرار پایا کہ مندرجہ بالا قراردادوں کی نقول ہزایکسی لنسی گورنر صاحب بہادر بمبئی۔ ہز ایکسی لنسی وائسرائے بہادر دہلی۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور پریس کو بھیجی جائیں۔

خاکسار:۔ ڈاکٹر احمد الدین

بنگلور

بمبئی کے احرار نے ایک معصوم احمدی بچے کی تدفین کے موقعہ پر اپنی درندگی وبربریت کا مظاہرہ کرتے ہوئے احمدیوں کے ساتھ جو نہایت ناروا سلوک کیا۔ اس کے خلاف جماعت احمدیہ بنگلور سخت احتجاج کرتی ہے۔ اور حکومت بمبئی سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ آئندہ پرامن احمدیوں کو ایسے درندہ صفت ظالموں سے بچانے کا معقول انتظام کرے۔

خاکسار:۔ غلام قادر مشرق

شیموگہ

۲ اپریل۔ جماعت احمدیہ شیموگہ ریاست میسور کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں باتفاق آراء حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

یہ اجلاس بمبئی کے بعض مفسدہ پردازوں کی کمینہ وانسانیت سوز حرکات کے خلاف جس کا مظاہرہ انہوں نے ایک احمدی بچے کی نعش کو قبرستان میں نہ دفن ہونے دینے کی صورت میں کیا۔ سخت غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے گورنمنٹ بمبئی سے پرزور درخواست کرتا ہے کہ آئندہ ایسے واقعات کو روکنے کا معقول انتظام کرے۔ خاکسار:۔ میر کلیم اللہ

اخبار "احسان" کی ایک غلط بیانی کا انکشاف

احراریوں کی ٹولی حق وصداقت نیز دلائل وبراہین کے میدان سے شکست فاش کھانے کے بعد کچھ عرصہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف غلط بیانیوں اور افتراء پردازیوں میں دن بدن بڑھ رہی ہے۔ بارہا جماعت احمدیہ ودیگر انصاف پسند اصحاب کی طرف سے احرار کے غلط اور بے بنیاد پروپیگنڈا کی تردید کی گئی ہے۔ لیکن وہ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے۔ انہی غلط بیانیوں میں سے ایک وہ غلط بیانی ہے جو اخبار "احسان" لاہور میں میرے متعلق کی گئی۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"۵ اپریل کو کالا شاہ کاکو میں ایک عام جلسہ ہوا۔ غلام محمد شوخ نے مرزائیوں کے خلاف تقریر کی۔ مرزائیوں کی طرف سے شیخ محمد بشیر قادیانی نے اعتراض کئے۔ جن کا جواب مولوی صاحب نے دیا۔ اور مرزائی خاموش ہو گئے۔ اور جلسے سے چلے گئے" (۱۹ اپریل)

اس کے جواب میں سب سے پہلے میں "احسان" سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر کوئی احراری یہ ثابت کر دے۔ کہ ۵ اپریل کو کالا شاہ کاکو میں کوئی جلسہ عام "یا عرس" ہوا۔ تو میں یک صد روپیہ انعام دینے کو تیار ہوں۔ ہاں ۱۳ مارچ کو ضرور "عرس" ہوا۔ جس میں میں نے مولوی صاحب سے وقت مانگا۔ تو بجائے وقت دینے کے مجھ پر چار یار حملہ کیا گیا۔ اور میری کتب چھیننے کی کوشش کی گئی۔ آخر جب انہی کے ہمنواؤں نے انہیں ملامت کی۔ تو مجھے وقت دیا گیا۔ لیکن ابھی میں نے صرف دس منٹ ہی تقریر کی تھی اور قرآن کریم واحادیث صحیحہ سے غلام محمد شوخ کے ایک اعتراض کا جواب دیا تھا۔ کہ انہوں نے یہ دیکھتے ہوئے کہ لوگوں پر اثر ہو رہا ہے۔ شور مچانا شروع کر دیا۔ اور مجھے مسجد سے باہر نکال دیا۔

یہ ہے وہ واقعہ جسے بالکل غلط پیرایہ میں اخبار "احسان" نے بیان کر کے احراری دیانت وصداقت کا ایک اور ثبوت پبلک کے سامنے پیش کیا ہے۔ خاکسار:۔ محمد بشیر آزاد از مریدکے

ایک احمدی پر دشمنانِ احمدیت کا تشدد

بندہ کو ایک غیر احمدی رشتہ دار نے صرف احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے ایک خط لکھا۔ جس میں بہت محبت ظاہر کی اور مجھے اپنے پاس بلایا۔ جب میں گیا تو اس نے مجھے دو یوم مہمان رکھا۔ پھر چند غیر احمدیوں سے مشورہ کر کے رات کے قریباً بارہ بجے وہ آدمیوں نے مجھے کہا۔ کہ ہماری بات اٹھ کر سنو۔ جب میں اٹھ کر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سرگودہا ۱۲ اپریل۔ سرگودہا میں طاعون کے مریضوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اور نصف سے زیادہ شہر خالی ہو چکا ہے۔

لاہور ۱۱ اپریل۔ کل میتارڈ ہال میں ادارہ معارف اسلامیہ کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے میاں سر فضل حسین نے خطبہ صدارت پڑھا جس میں آپ نے ہندوستان اور اسلامی ممالک کے تمدن پر بصیرت افروز تبصرہ کیا۔

لنڈن ۱۲ اپریل۔ معلوم ہوا ہے شاہ یمن بھی اس اتحاد میں شرکت پر آمادہ ہو گئے ہیں جو مملکت سعودیہ اور مملکت عراق کے مابین ہوا ہے۔

علیگڑھ ۱۲ اپریل۔ پروفیسر ڈی اے رحیمہ کو مستقل طور پر دو سال کے لئے مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کا پرو وائس چانسلر مقرر کیا گیا ہے۔

لاہور ۱۲ اپریل۔ معلوم ہوا ہے متنازعہ مسجد شہید گنج کی جگہ سکھوں نے ایک جھنڈا لگا دیا ہے۔ اور بہت بڑی مقدار میں ریت اور روڑی منگا کر اس جگہ پر ڈال دی گئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حکم امتناعی کے باوجود سکھ اس جگہ میں مزید رد و بدل کریں گے۔

دہلی ۱۲ اپریل۔ دہلی میں گنجان آبادی کے پیش نظر چیف کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ چند مقامی قطعات زمین کے علاوہ ضلع دہلی کے مختلف دیہات کی ۴۳۸۴ ایکڑ زمین کو سرکاری طور پر آباد کیا جائے گا۔

جنیوا ۱۲ اپریل۔ مجلس اقوام نے بین الاقوامی ریڈ کراس سوسائٹی سے کہا تھا۔ کہ حبشہ میں اطالوی فوجوں نے زہریلی گیس کا استعمال کیا ہے۔ وہ اس کے متعلق تحریری ثبوت مہیا کریں۔ مگر مذکورہ سوسائٹی نے اس بنا پر ثبوت مہیا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کہ وہ ایک غیر جانبدار جماعت ہے۔

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ سر ڈینشا واچا کی وفات کے بعد آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرن داس امپیریل بنک او ف انڈیا کے ڈائرکٹر منتخب ہوئے ہیں۔

لکھنؤ ۱۲ اپریل۔ مجلس انتخاب مضامین کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا۔ کہ عہدے قبول کرنے کے مسئلہ کے متعلق جو اختلافات رونما ہوا ہے۔ اس میں آئین پسندوں اور انقلاب پسندوں کی ذہنیتوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اور اس مسئلہ میں مجھے خود اپنے سٹر کلے کار سے اختلاف ہے لیکن میں اس مسئلہ کے متعلق کانگرس میں کسی قسم کا تفرقہ ڈالنا نہیں چاہتا۔

بمبئی ۱۲ اپریل۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ بابو راجندر پرشاد نے مسٹر جناح پریذیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ لکھا ہے۔ کہ کانگرس اور مسلم لیگ مجالس وضع قوانین کے اندر اور باہر ایک ہی طریق پر کام کریں۔ بابو راجندر پرشاد نے فرقہ وار فیصلہ اور مخلوط انتخاب کے متعلق متعدد تراجیم بھی پیش کی ہیں۔

کلکتہ ۱۲ اپریل۔ مسٹر ایس این ملک سی آئی ای سابق ممبر انڈیا کونسل کل بعارضہ نمونیہ فوت ہو گئے۔

پیراگوے ۱۲ اپریل۔ یورپ کے دوسرے ممالک کی تقلید میں زیکو سلاویکیا بھی ملکی دفاع کے لئے تمام قوم کو فوجی بنانے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کیا گیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ جنگی مقاصد کے لئے حکومت ملکی صنعتوں پر اختیار حاصل کر سکے۔ اور حربی ایجادات غیر ممالک کے ہاتھ فروخت نہ کی جائیں۔ عورتوں کو نرسوں اور کارخانوں کے مزدوروں کی حیثیت میں کام کرنے کے لئے جبری طور پر بھرتی کیا جا سکے۔

کوئٹہ ۱۲ اپریل۔ ہفتہ مختتمہ ۴ اپریل کے دوران میں ۹۲ لاشیں نکالی گئیں۔ اس وقت تک کل ۸۱۹۶ لاشیں نکالی جا چکی ہیں۔

لکھنؤ ۱۲ اپریل۔ آج لکھنؤ کانگرس کا کھلا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں تمام بڑے بڑے کانگرسی رہنماؤں نے شرکت کی۔ مسٹر گاندھی مولانا ابو الکلام آزاد۔ پنڈت مالویہ۔ مسز سروجنی نیڈو بھی موجود تھے۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے سات بجے شام صدارتی تقریر شروع کی جو اڑھائی گھنٹہ جاری رہی۔ تقریر میں ہندوستان کے ماضی حال اور مستقبل پر تبصرہ کیا گیا۔ عہدوں کے متعلق کہا گیا۔ کہ عہدوں کو قبول کرنا گویا ہار مان لینا ہے۔ جس سے نکلنا نہایت مشکل ہوگا ہندوستان میں اشتراکیت ہی حصول آزادی کا باعث ہوگی۔ وزارتیں قبول کرنے سے ہم اپنا نصب العین کھو بیٹھیں گے۔ اور یہ قومی ذلت کے مترادف ہوگا

لکھنؤ ۱۲ اپریل۔ کانگرس کی سبجیکٹس کمیٹی کے اجلاس میں بھاری اکثریت سے بابو راجندر پرشاد کا یہ رزولیوشن کہ عہدوں کے قبول کا سوال آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے آئندہ اجلاس پر ملتوی کیا جائے۔ پاس ہو گیا۔ اور سوشلسٹ پارٹی کی ترمیم مسترد ہو گئی۔ اس کے متعلق خدشہ کیا جا رہا ہے کہ اجلاس کانگرس کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو مستعفی ہو جائیں گے۔ باخبر حلقے اس افواہ کی تردید کرتے ہیں

طرابلس ۱۲ اپریل۔ گذشتہ پچیس سال سے گرم صحرائی ہواؤں نے طرابلس میں خشک سالی پیدا کر دی ہے۔ چراگاہیں بے برگ و گیاہ پڑی ہیں مویشیوں کو لاکھوں کی تعداد میں ملک سے باہر لے جایا جا رہا ہے۔ زبردست آندھیوں نے جہازوں کے لئے چلنا مشکل بنا دیا ہے۔

ٹوکیو ۱۲ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ جاپان کے سال ۳۷-۱۹۳۶ء کے ساڑھے تیرہ کروڑ پونڈ کے بجٹ میں سے نصف جنگی اخراجات کے لئے وقف کر دیا گیا ہے۔ بحری فوج پر تین کروڑ بیس لاکھ پونڈ اور بری فوج پر تین کروڑ پونڈ خرچ کئے جائیں گے۔

روما ۱۲ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ چہار شنبہ کو جو فوجی گفت و شنید ہونے والی ہے۔ اطالیہ اس میں شریک نہیں ہوگا۔

نواکھلی ۱۲ اپریل۔ قانون انسداد دہشت انگیزی کی دفعہ ۱۸ کے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بنگال کے ایک گاؤں تھانہ فینی میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے۔ جس کی رو سے قصبہ کے باشندوں پر یہ فرض عائد کر دیا گیا ہے کہ چودہ سال سے تیس سال کی عمر کا کوئی شخص جب باہر سے گاؤں میں آئے یا گاؤں سے باہر جانے لگے۔ تو وہ فوراً پولیس کو اطلاع دیں۔ یہ احکام اس لئے صادر کئے گئے ہیں کہ حکام کو اس بات کا شبہ ہے۔ کہ ساتھ والے اضلاع مشتبہ لوگ اور انقلاب پسند اس گاؤں کے لوگوں سے ساز باز کرتے ہیں

عدیس آبابا ۱۲ اپریل۔ اوگاڈن میں نہایت گھمسان کی لڑائی جاری ہے۔ اطالوی جرنیل نے یہاں دوبارہ حملہ کر دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ باوجود اس کے کہ اطالوی زہریلی گیس استعمال کر رہے ہیں۔ حبشی پوری جوانمردی سے مقابلہ میں ڈٹے ہوئے ہیں۔

اسکندریہ ۱۲ اپریل۔ حال میں برنڈزی (فرانس) سے کچھ فاصلہ پر ایک پر اسرار بحری جہاز دیکھا گیا جو اطالوی معلوم ہوتا تھا۔ اس جہاز کی ساخت اور وضع قطع تباہ کن کشتیوں کی سی تھی۔

پشاور ۱۲ اپریل۔ کابل کا جریدہ اصلاح رقمطراز ہے۔ کہ افغانستان اور ایران کی حد بندی کا خاطر خواہ تصفیہ ہو گیا ہے۔ اور حدود کا صاف طور پر نشان دیدیا گیا ہے۔

شاپونہ (حبشہ) ۱۲ اپریل۔ حبشہ کے بشپ نے تمام دنیا کے پادریوں کو ایسٹر کے پیغامات بھیجے ہیں۔ جن میں اطالیہ کے خلاف کلیساؤں پر بمباری کرنے اور عوام کو زہریلی گیس سے ہلاک کرنے پر شدید احتجاج کیا ہے۔

لنڈن ۱۲ اپریل۔ لارڈ چیمبرلین نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس سال کوئی شاہی دربار نہیں ہوگا۔

لکھنؤ ۱۲ اپریل۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنے خطبہ صدارت کے اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" میں قبل از وقت شائع ہونے پر اظہار ناراضگی کیا۔ اور اسے ایک صحافتی بد اخلاقی قرار دیا۔

لنڈن ۱۲ اپریل۔ کل دفتر خارجہ میں حکومت جمہوریہ ترکی کا وہ نوٹ موصول ہوا۔ جو دردانیال کے سلسلہ میں بھیجا گیا ہے۔ یہ نوٹ ان تمام حکومتوں کو بھیجا گیا ہے۔ جو عہد نامہ لوزان کی دردانیال والی شرائط میں موجود تھیں۔ اس نوٹ پر برطانیہ کا طرز عمل ایسٹر کی تعطیلات کے بعد ظاہر کیا جائے گا۔

لکھنؤ ۱۲ اپریل۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک سوشلسٹ مقرر کے ایما پر ایک بیان دیا۔ جس میں مکمل آزادی کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ کہ مکمل آزادی کا مطلب سلطنت برطانیہ سے قطعی علیحدگی ہے۔ اس کے سوا کامل آزادی کا کوئی دوسرا ترجمہ بالکل غلط اور بے معنی ہوگا۔

اسمارہ ۱۲ اپریل۔ مارشل بڈوگلیو ڈیسی کی طرف بڑھ رہا ہے اس نے ایک بیان شائع کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شمالی محاذ پر...

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی